

سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط و ترتیب: مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

برکات رمضان

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد ! فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصَّیَامُ کَمَا
کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرة: ۱۸۳)
”اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جیسا کہ آپ سے پہلے (امتوں) پر فرض کیا
گیا تھا تا کہ تم تقویٰ دار بنو۔“

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عمل ابن آدم
یضاعف الحسنۃ بعشر امثالها الی سبعمائۃ ضعف قال اللہ تعالیٰ الا
الصوم فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان
فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند لقاء ربہ ولخولف فم الصائم اطیب عند اللہ
من ریح المسک والصیام جنۃ واذا کان یوم صوم احدکم فلا یرفث ولا
یصخب فانہ سائبہ احد او قاتلہ فلیقل انی امرۃ صائم (رواہ البخاری ومسلم)
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے ہر
اچھے عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے (یعنی اس امت مرحومہ
کے اعمال خیر کے متعلق عام قانون الہی یہی ہے کہ ایک نیکی کا اجر اگلی امتوں کے لحاظ
سے کم از کم دس گنا ضرور عطا ہوگا اور بعض اوقات عمل کرنے کے خاص حالات اور اخلاص
وخشیت وغیرہ کیفیات کی وجہ سے اس سے بھی بہت زیادہ ہوگا۔ یہاں تک کہ بعض مقبول
بندوں کو ان کے اعمال حسنہ کا اجر سات سو گنا عطا فرمایا جائے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس خاص قانون رحمت کا ذکر فرمایا) مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ
روزہ اس عام قانون سے مستثنیٰ اور بالاتر ہے وہ بندہ کی طرف سے خاص میرے لئے تحفہ

ہے اور میں ہی (جس طرح چاہوں گا) اس کا اجر و ثواب دوں گا۔ میرا بندہ میری رضا کے واسطے اپنی نفس اور اپنا کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے (پس میں خود ہی اپنی مرضی کے مطابق اس کی اس قربانی اور نفس کشی کا صلہ دوں گا) روزہ دار کے لئے دوسرے ہیں، ایک افطار کے وقت اور دوسری اپنے مالک و مولیٰ کی بارگاہ میں حضوری اور شرف باریابی کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بواللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی بہتر ہے (یعنی انسانوں کیلئے مشک کی خوشبو جتنی اچھی اور جتنی پیاری ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں روزہ دار کے منہ کی بو اس سے بھی اچھی ہے) اور روزہ (دنیا میں شیطان و نفس کے حملوں سے بچاؤ کیلئے اور آخرت میں آتش دوزخ سے حفاظت کیلئے ڈھال ہے اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو چاہئے کہ وہ بیہودہ اور فحش باتیں نہ کہے اور شور و شغب نہ کرے اور اگر کوئی اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

فضیلت رمضان

میرے محترم دوستو! رمضان مبارک کا مہینہ ایک بار پھر خداوند قدوس کے فضل و کرم سے سروں پر آگیا، ہر سال رمضان کے جمعوں میں آپ لوگوں کو رمضان کے فضائل و برکات کا ذکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق بخشیں کہ پورے آداب و مستحبات کا خیال رکھ کر صحیح طریقہ کے ساتھ رمضان شریف کو گزار سکیں، کتنے اللہ تعالیٰ کی بندے اور بندیاں تھیں کہ گزشتہ رمضان میں زندہ تھے آج انکا نام و نشان تک نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ جب رمضان کو دو مہینے باقی رہ جاتے اور رجب المبارک کا چاند نظر آتا تو دعاؤں کا اہتمام فرماتے اور یہ دعا ارشاد فرماتے اللھم بارک لنا فی رجب و شعبان وبلغنا رمضان کہ یا اللہ! ہم کو ماہ رجب اور ماہ شعبان میں برکت عطا فرما اور ماہ مبارک رمضان تک پہنچا، تو اللہ تعالیٰ نے ہم کو بھی اس ماہ مبارک تک پہنچا دیا ہے للہ الحمد والشکر رمضان المبارک کے فضائل و برکات تو بہت ہی زیادہ ہیں جس میں ہر نیکی کا ثواب دگنا اور چوگنا بلکہ لاتنا ہی حد تک پہنچ جاتا ہے اور روزہ دار کی ہر ہر ادا رب کو پسند آ جاتی ہے۔ جس طرح ایک طویل حدیث مبارک میں ارشاد ہے

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطیت امتی خمس خصال فی رمضان لم تعطھن امة قبلھم خلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک وتستغفر لھم الحیتان حتی یفطروا ویزین اللہ

عزوجل کل یوم جنتہ، الخ او کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام (رواہ احمد
والبزاز والبیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ میری
امت کو پانچ خصلتیں ایسی دی گئی ہیں کہ اس سے پہلے امتوں کو نہیں دی گئی تھی ان میں
سب سے پہلی شے روزہ دار کی منہ کی بو ہے (جو بھوک لگنے کی وجہ سے معدہ سے نکلتی
ہے) اللہ تعالیٰ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار ہے اور جب تک روزہ افطار نہ
کریں اس وقت تک روزہ داروں کیلئے دریاؤں کی مچھلیاں دعا اور استغفار کرتی ہیں۔
اس حدیث میں روزے دار کی پانچ ایسی خوبیاں بیان کی گئی ہیں جو گزشتہ زمانوں کے لوگوں
کے نصیب میں نہیں تھیں، گویا یہ صرف امت مرحومہ کی خصوصیت ہے کاش ہم اس نعمت کی قدر کرتے۔

روزہ دار کے منہ کی بو مشک سے زیادہ خوشبودار

روزے دار کے منہ کی بد بو اور تنجیر جو بھوک لگنے کی وجہ سے آرہی ہے عند اللہ مشک وغیرہ کی
خوشبو سے بھی زیادہ معزز ہے۔ موطاء امام مالک کی شرح میں اس بارے میں آٹھ اقوال ذکر کیے گئے ہیں
کہ الطیب عند اللہ من ریح المسک کا کیا مطلب ہے؟ سو شارحین حدیث لکھتے ہیں کہ مطلب یہ ہے
کہ اللہ تعالیٰ روزہ دار کو اس بد بو کا ثواب ایسی خوشبو سے دینگے جو عند اللہ مشک کی خوشبو سے زیادہ معطر اور
اور مزیدار ہوگی۔ دوسرا قول یہ ہے کہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم روز محشر میں جب قبروں سے زندہ ہو کر
نکلے گی تو ان کی نشانی یہ ہوگی کہ ان کے منہ سے ایک خاص قسم کی خوشبو آرہی ہوگی جو مشک سے بھی زیادہ
خوشبودار ہوگی، ایک تیسرا قول یہ ہے کہ دنیا میں بھی یہ بد بو مشک کی خوشبو سے اللہ تعالیٰ کے پاس زیادہ
اطیب اور مزیدار ہے کیونکہ اس کا تعلق خاطر قلب سے ہے اور عاشق صادق کو معشوق کی بد بو بھی خوشبو ہی
لگتی ہے۔

قرب الہی کا ذریعہ

معزز سامعین! رمضان شریف میں بندہ خالق کے قریب ہوتا ہے اور اس کا محبوب بن جاتا ہے، اس لئے
تو روزہ دار پر انوارات اور انعامات کی بارش ہوتی ہے۔ کبھی ارشاد ہوتا ہے کہ الصوم لی وانا اجزی بہ
روزہ میرے لیے ہیں اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا، بعض شارحین کہتے ہیں کہ یہ لفظ اجزی بہ ہے مجھ کو
صیغہ ہے یعنی روزے کے بدلے روزے دار کو میں اپنی جان دیتا ہوں یہ غایت قرب و محبت ہے محبت اور

محبوب کے درمیان۔

اوپر والی حدیث میں منہ کی بدبو کا جو ذکر ہوا ہے تو بعض اماموں کے نزدیک روزہ دار کیلئے مسواک کو جائز نہیں رکھا ہے لیکن امام اعظمؒ کے نزدیک مسواک ہر وقت مستحب ہے مسواک کرنے کی وجہ سے صرف منہ اور دانتوں کی بدبو ختم ہو جاتی ہے جبکہ روزے دار کے منہ کی بدبو معدہ خالی ہونے کی وجہ سے آتی ہے مسواک کرنے سے وہ ختم نہیں ہو جاتی۔

مچھلیوں کا دعا واستغفار

دوسری خصوصیت: مچھلیوں کا استغفار ہے اس سے مقصود بکثرت دعائیں ہیں ایک روایت میں فرشتوں کی دعا کا ذکر ہے کہ سمندروں میں مچھلیاں روزہ داروں کیلئے دعائیں کرتی ہیں۔

تزئین جنت

تیسری خصوصیت جو اوپر والی حدیث میں ذکر ہے تزئین جنت ہے جس طرح لوگ اپنے گھروں کو رنگ و روغن دیتے ہیں اسی طرح اللہ تعالیٰ جنت کو روزے دار کیلئے سنوارتا ہے اور سال کے شروع سے ہی جنت کو مزین کیا جاتا ہے کیونکہ معزز مہمان کیلئے پہلے سے ہی تیاری کی جاتی ہے۔

شیاطین کو قید کرنا

چوتھی خصوصیت ونصفہ فیہ مردۃ الشیاطین سرکش شیاطین کو قید کرنا ہے یہ اس ماہ مبارک کی خصوصیت ہے کہ سرکش شیاطین کو زنجیروں میں باندھ دیا جاتا ہے تاکہ روزے داروں کے روزے خراب نہ کریں تجربے سے ثابت ہے کہ گیارہ مہینے لوگ گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں لیکن یہ مبارک ماہ شروع ہوتے ہی بڑے بڑے بھی مسجدوں میں بیٹھ کر ذکر و تلاوت، تراویح کا اہتمام اور اعتکاف میں پابندی کیساتھ بیٹھتے ہیں یہ اس بات کی علامت ہے کہ شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے لیکن پھر بھی رمضان کے مہینے میں بعض کم بخت لوگ گناہ اور ناجائز کام کرتے ہیں اس کی وجہ گیارہ مہینے مکمل شیطان کے اتباع کا اثر ہے، یا خواہشات نفس کی پیروی، اس لئے بعض لوگ اس اثر کا شکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رمضان کے مبارک مہینے میں گناہوں سے بچائے اور زیادہ سے زیادہ نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائیں

نیکوں کا سیزن

میرے محترم دوستو! رمضان شریف نیکوں کا بہترین سیزن کا مہینہ ہے جس طرح ہم اور آپ

پیسے کماتے ہیں اور کوشش ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ ہمارا کاروبار ترقی کرے اور ہر چیز سیزن کے مطابق لا کر بیچتے ہیں اسی طرح یہ نیکیوں اور مغفرت، بخشش کا سیزن ہے، خوب نیکیوں کا اکاؤنٹ بھریں، نمازوں کا باجماعت اہتمام کا خیال رکھیں، قرآن کریم کی تلاوت کا اثناء الیل و اثناء النہار پابندی کریں، ذکر اذکار و وظائف اور دعاؤں کا خوب اہتمام کریں۔ کوئی نیکی ایسی نہ رہے جس کا کل قیامت کے دن افسوس کرنا پڑے کیونکہ نیکی کرنے پر فرض کا ثواب مل جاتا ہے تو کون کم نصیب یہ قیمتی ساتتیں یوں فضول ضائع کرے گا۔

قیام اللیل

ایک ملازم چند عکوں کی خاطر ساری رات جاگتا ہے، حالانکہ دنیا سے زیادہ حقیر چیز عند اللہ کوئی نہیں لیکن وہ نقد کا سودا ہے اسلئے مر مٹنے کیلئے سب تیار ہیں، حدیث شریف میں ہیں کہ اللہ جل جلالہ رات کے آخری حصہ میں اپنی شان کے مطابق آسمان پر نزول فرماتا ہے اور فرشتوں سے اعلان کراتے ہیں:

هل من تائب فاتوب عليه ، هل من مستغفر فاغفر له ، هل من سائل فاعطى له لسئوله

اے میرے بندوں کوئی ہے تم میں سے توبہ کرنے والا کہ میں اس کا توبہ قبول کر لوں۔ اور اسکے تمام گناہوں سے درگزر کر لوں، دوسری بار آواز دیتے ہیں، کوئی ہے استغفار کرنے والا! مغفرت طلب کرنے والا تاکہ میں اس کی مغفرت کر لوں، تیسری بار اعلان ہوتا ہے کہ کوئی ہے سوال کرنے والا سائل جو مجھ سے مانگے اور میں اس کا مدعا پورا کر لوں۔

یہ دربار شاہی ہر رات سحری کے وقت لگایا جاتا ہے اور صبح صادق تک ہر بندے نیک و بد کیلئے کھلا رہتا ہے لیکن مانگنے والے بہت کم ہیں۔

عشرہ آخرہ

محترم سامعین! جس طرح رمضان المبارک کو دوسرے مہینوں کے مقابلے میں فضیلت حاصل ہے اسی طرح اس کا آخری عشرہ پہلے دونوں عشروں سے بہتر ہے اور لیلة القدر اکثر و بیشتر اسی عشرہ میں ہوتی ہے، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبادت وغیرہ کا اہتمام اس میں زیادہ کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔

عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحرروا ليلة القدر

فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (رواہ البخاری)
حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: شب قدر کو تلاش کرو رمضان کی آخری دس راتوں میں سے طاق راتوں میں۔

حدیث مبارک مطلب یہ ہے کہ شب قدر زیادہ تر عشرہ اخیرہ کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے، یعنی اکیسویں، تیسویں یا پچیسویں یا ستائیسویں یا اثنیسویں، شب قدر کی اگر اس طرح تعیین کردی جاتی کہ وہ خاص فلاں رات ہے تو بہت سے لوگ بس اسی رات میں عبادت وغیرہ کا خاص اہتمام کرتے، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس طرح مبہم رکھا کہ قرآن مجید میں ایک جگہ فرمایا گیا کہ قرآن شب قدر میں نازل ہوا اور دوسری جگہ فرمایا گیا کہ قرآن کا نزول ماہ رمضان میں ہوا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید نشاندہی کے طور پر فرمایا کہ: رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے اس کا زیادہ امکان ہے۔ لہذا ان راتوں کا خاص اہتمام کیا جائے۔

شب قدر

اسی طرح ایک دوسری حدیث مبارک میں ستائیسویں شب کو شب قدر کہا گیا چنانچہ مسلم شریف کی روایت ہے کہ

عن زربن حبیش قال سالت ابی بن کعب فقلت ان اخاك ابن مسعود يقول من يقيم الحول يصب ليلة القدر فقال رحمه الله اراد ان لا يتكل الناس اما انه قد علم انها في رمضان وانها في العشر الاواخر وانها ليلة سبع وعشرين ثم حلف لا يستثنى انها ليلة سبع وعشرين فقلت باي شيء تقول ذلك يا ابا المنذر قال بالعلامة او قال بالاية التي اخبرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لا شعاع لها (رواه مسلم)

زربن حبیش جو اکابر تابعین میں سے ہے بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابی بن کعبؓ سے دریافت کیا کہ آپ کے دینی بھائی عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ جو کوئی پورے سال کی راتوں میں کھڑا ہوگا (یعنی ہر رات عبادت کیا کرے گا) اس کو شب قدر نصیب ہو ہی جائے گی (یعنی لیلة القدر سال کی کوئی نہ کوئی رات ہے) پس جو کوئی اس کی برکات کا طالب ہوا، اسے چاہئے کہ سال کی ہر رات کو عبادت سے معمور کرے اس طرح یقینی طور پر شب قدر کی برکات پاسکے گا،

زر بن حمیش نے حضرت ابن مسعودؓ کی بات نقل کر کے حضرت ابی بن کعبؓ سے دریافت کیا کہ آپ کا اس بارے میں کیا ارشاد ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ بھائی ابن مسعود پر اللہ کی رحمت ہو، ان کا مقصد اس بات سے یہ تھا کہ لوگ کسی ایک ہی رات کی عبادت پر قناعت نہ کر لیں ورنہ ان کو یہ بات یقیناً معلوم تھی کہ شب قدر رمضان ہی کے مہینہ میں ہوتی ہے اور اس کے بھی خاص آخری عشرہ میں ہوتی ہے یعنی اکیسویں سے اثنیسویں تک اور وہ معین ستائیسویں شب ہے۔ پھر انہوں نے پوری قطعیت کیساتھ قسم کھا کر کہا کہ بلاشبہ ستائیسویں شب ہی ہوتی ہے۔ اور اپنے یقین و اطمینان کے اظہار کیلئے قسم کے ساتھ انہوں نے انشاء اللہ بھی نہیں کہا (زر بن حمیش کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے ابوالمنذر! (یہ حضرت ابی کی کنیت ہے) یہ آپ کس بناء پر فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا کہ میں یہ بات اس نشانی کی بناء پر کہتا ہوں جس کی رسول اللہ نے ہم کو خبر دی تھی اور وہ یہ کہ شب قدر کی صبح جب سورج نکلتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

حضرت ابی بن کعبؓ کے جواب سے معلوم ہوا کہ انہوں نے جو قطعیت کیساتھ یہ بات کہی کہ شب قدر معین طور پر ستائیسویں شب ہی ہوتی ہے، یہ بات انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ایک جو نشانی بتائی تھی۔ انہوں نے چونکہ وہ نشانی عموماً شب کی صبح کو ہی دیکھی تھی اس لیے یقین کیساتھ انہوں نے رائے قائم کر لی تھی۔ رسول اللہ نے کبھی تو یہ فرمایا کہ اس کو آخری عشرہ میں تلاش کرو اور کبھی فرمایا کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو، کبھی عشرہ اخیرہ کی پانچ طاق راتوں میں سے چار یا تین راتوں کیلئے فرمایا، کسی خاص رات کی تعین آپ نے نہیں فرمائی۔ ہاں بہت سے اصحاب ادراک کا تجربہ یہی ہے کہ وہ زیادہ ستائیسویں شب ہی ہوتی ہے۔ اس عدم تعین کی بڑی حکمت یہی ہے کہ طالب بندے مختلف راتوں میں عبادت و ذکر و دعا کا اہتمام کریں، ایسا کرنے والوں کی کامیابی یقینی ہے۔

بہر حال وقت پورا ہو چکا ہے اور رمضان المبارک کے فضائل و برکات چونکہ بہت ہی زیادہ ہیں جن کا ادراک ان چند گھڑیوں میں ناممکن ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بابرکت مہینے کی تمام برکات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے اور بار بار ہماری زندگیوں میں یہ لحاظ مقدسہ نصیب فرمائے آمین